سورہ نمبر
(۷۵)

سُورَةُ القِيٰمَةِ

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ ﴿٣١﴾ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ | اٰيَاتُهَا اَرْبَعُوْنَ وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورہ قیامت مکہ میں نازل ہوئی (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۷) اس میں ۴۰ آیتیں اور ۲ رکوع ہیں

لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ﴿١﴾ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ﴿٢﴾

روز قیامت کی قسم یاد فرماتا ہوں اور اس جان کی قسم جو اپنے اوپر بہت ملامت کرے ف۸

اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَلَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ ﴿٣﴾ بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ

کیا آدمی ف۹ یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے کیوں نہیں ہم قادر ہیں کہ اس کے پور

نُّسَوِّيَ بَنَانَهٗ ﴿٤﴾ بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ ﴿٥﴾ يَسْـَٔلُ

ٹھیک بنا دیں ف۱۰ بلکہ آدمی چاہتا ہے کہ اس کی نگاہ کے سامنے بدی کرے ف۱۱ پوچھتا ہے

اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ﴿٦﴾ فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ﴿٧﴾ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ﴿٨﴾ وَجُمِعَ

قیامت کا دن کب ہوگا پھر جس دن آنکھ چوندھیائے گی ف۱۲ اور چاند گہے گا ف۱۳ اور سورج

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴿٩﴾ يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴿١٠﴾ كَلَّا

اور چاند ملا دیے جائیں گے ف۱۴ اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں ف۱۵ ہرگز نہیں کوئی

لَا وَزَرَ ﴿١١﴾ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ اِۨلْمُسْتَقَرُّ ﴿١٢﴾ يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍۭ

پناہ نہیں اس دن تیرے رب ہی کی طرف جا کر ٹھہرنا ہے ف۱۶ اس دن آدمی کو اس کا سب

ف۷ سورہ قیامہ مکیہ ہے اس میں دو رکوع چالیس آیتیں ایک سو ننانوے ۱۹۹ کلمے چھ سو بانوے ۶۹۲ حرف ہیں ف۸ باوجود متقی و کثیر الطاعۃ ہونے کے کرتم مرنیکے بعد ضرور اُٹھائے جاؤگے

منزل ۷

ف۹ یہاں آدمی سے مراد کافر منکر بعث ہے شانِ نزول یہ آیت عدی بن ربیعہ کے حق میں نازل ہوئی جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے کہا تھا کہ اگر میں قیامت کا دن دیکھ بھی لوں جب بھی نہ مانوں اور آپ پر ایمان نہ لاؤں کیا اللہ تعالٰی بکھری ہوئی ہڈیاں جمع کردیگا اسپر یہ آیت نازل ہوئی جسکے معنی یہ ہیں کہ کیا اس کافر کا یہ گمان ہے کہ ہڈیاں بکھرنے اور گلنے اور ریزہ ریزہ ہوکر مٹی میں ملنے اور ہواؤں کے ساتھ اڑکر دور دراز مقامات میں منتشر ہوجانے سے ایسی ہوجاتی ہیں کہ اُن کا جمع کرنا کافر ہماری قدرت سے باہر سمجھتا ہے یہ خیال فاسد اس کے دل میں کیوں آیا اور اس نے کیوں نہیں جانا کہ جو پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے وہ مرنیکے بعد دوبارہ پیدا کرنے پر ضرور قادر ہے ف۱۰ یعنی اس کی انگلیاں جیسی تھیں بغیر فرق کے ویسی ہی کردیں اور انکی ہڈیاں اُنکے موقع پر پہونچادیں جب چھوٹی چھوٹی ہڈیاں اس طرح ترتیب دیدیجائیں تو بڑی کا کیا کہنا ف۱۱ انسان کا انکار بعث اشتباہ اور عدم دلیل کے باعث نہیں ہے بلکہ حال یہ ہے کہ وہ بحال سوال بھی اپنے فجور پر قائم رہنا چاہتا ہے کہ بطریق استہزاء پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہوگا

(جمل) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے اس آیت کے معنی میں فرمایا کہ آدمی بعث و حساب کو جھٹلاتا ہے جو اسکے سامنے ہے سعید بن جبیر نے کہا کہ آدمی گناہ کو مقدم کرتا ہے اور توبہ کو مؤخر یہی کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کرونگا اب عمل کرونگا یہانتک کہ موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں مبتلا ہوتا ہے ف۱۲ اور حیرت دامنگیر ہوگی ف۱۳ تاریک ہوجائیگا اور روشنی زائل ہوجائے گی ف۱۴ یہ ملا دینا یا طلوع میں ہوگا دونوں مغرب سے طلوع کرینگے یا بے نور ہونے میں ف۱۵ جو اس حال و دہشت سے رہائی لے ف۱۶ تمام خلق اس کے حضور حاضر ہوگی حساب کیا جائیگا جزا دیجائیگی جسے چاہے گا اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرے گا جسے چاہے گا اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔

بِمَا قَدَّمَ وَأَخَّرَ ﴿١٣﴾ بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ﴿١٤﴾ وَلَوْ أَلْقَىٰ

اگلا پچھلا جتا دیا جائے گا ف۱ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھتا ہے اور اگر اس کے پاس جتنے بہانے ہوں

مَعَاذِيرَهُ ﴿١٥﴾ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ﴿١٦﴾ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَ

سب لا ڈالے جب بھی نہ سنا جائیگا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ف۲ بیشک اس کا محفوظ کرنا ف۳ اور پڑھنا

قُرْآنَهُ ﴿١٧﴾ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٨﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴿١٩﴾ كَلَّا

ف۴ ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں ف۵ اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ف۶ پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے کوئی نہیں

بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿٢٠﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿٢١﴾ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

بلکہ اے کافرو تم پاؤں تلے کی دوست رکھتے ہو ف۷ اور آخرت کو چھوڑ بیٹھے ہو کچھ منہ اس دن ف۸ تر و تازہ

نَاضِرَةٌ ﴿٢٢﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿٢٣﴾ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ﴿٢٤﴾ تَظُنُّ أَنْ

ہوں گے ف۹ اپنے رب کو دیکھتے ف۱۰ اور کچھ منہ اس دن بگڑے ہوئے ہوں گے ف۱۱ سمجھتے ہونگے

يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ﴿٢٥﴾ كَلَّا إِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ﴿٢٦﴾ وَقِيلَ مَنْ ۜ

کہ ان کے ساتھ وہ کی جائیگی جو کمر کو توڑ دے ف۱۲ ہاں ہاں جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ف۱۳ اور کہیں گے ف۱۴ کہ ہے کوئی جھاڑ

رَاقٍ ﴿٢٧﴾ وَظَنَّ أَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿٢٨﴾ وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿٢٩﴾ إِلَىٰ

پھونک کرے ف۱۵ اور وہ ف۱۶ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کی گھڑی ہے ف۱۷ اور پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ف۱۸ اس دن

رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ﴿٣٠﴾ فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلَّىٰ ﴿٣١﴾ وَلَٰكِنْ كَذَّبَ

تیرے رب ہی کی طرف ہانکنا ہے ف۱۹ اس نے ف۲۰ نہ تو سچ مانا ف۲۱ اور نہ نماز پڑھی ہاں جھٹلایا

وَتَوَلَّىٰ ﴿٣٢﴾ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّىٰ ﴿٣٣﴾ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٤﴾ ثُمَّ

اور منہ پھیرا ف۲۲ پھر اپنے گھر کو اکڑتا چلا ف۲۳ تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر

أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ﴿٣٥﴾ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ﴿٣٦﴾ أَلَمْ يَكُ

تیری خرابی آ لگی اب آ لگی ف۲۴ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا ف۲۵ کیا وہ

نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُمْنَىٰ ﴿٣٧﴾ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوَّىٰ ﴿٣٨﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ

ایک بوند نہ تھا اس منی کا کہ گرائی جائے ف۲۶ پھر خون کی پھٹک ہوا تو اس نے پیدا فرمایا ف۲۷ پھر ٹھیک بنایا ف۲۸ تو اس سے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَىٰ ﴿٣٩﴾ أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ﴿٤٠﴾

ف۲۹ دو جوڑ بنائے ف۳۰ مرد اور عورت کیا جس نے یہ کچھ کیا وہ مُردے نہ جلا سکے گا

ف۱ جو اس نے کیا ہے ف۲ شانِ نزول سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جبریل امین کے وحی پہونچا کر فارغ ہونے سے قبل یاد فرمانے کی سعی فرماتے تھے اور جلد جلد پڑھتے اور زبان اقدس کو حرکت دیتے اللہ تعالیٰ نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مشقت گوارا نہ فرمائی اور قرآن کریم کا سینہ پاک میں محفوظ کرنا اور زبان اقدس پر جاری فرمانا اپنے ذمۂ کرم پر لیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرما کر حضور کو مطمئن فرما دیا ف۳ آپ کے سینۂ پاک میں ف۴ آپ کا ف۵ یعنی آپ کے پاس وحی آچکے ف۶ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وحی کو باطمینان سنتے اور جب وحی تمام ہو جاتی تب پڑھتے تھے ف۷ یعنی تمہیں دنیا کی چاہت ہے ف۸ یعنی روز قیامت ف۹ اللہ تعالیٰ کے نعمت و کرم پر مسرور چہروں سے انوار تاباں یہ مومنین کا حال ہے ف۱۰ اُنھیں دیدار الٰہی کی نعمت سے سرفراز فرمایا جائیگا مسئلہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو دیدار الٰہی میسر آئے گا یہی اہل سنت کا عقیدہ قرآن و حدیث و اجماع کے دلائل کثیرہ اس پر قائم ہیں اور یہ دیدار بے کیف اور بے جہت ہوگا ف۱۱ سیاہ تاریک غمزدہ مایوس یہ کفار کا حال ہے ف۱۲ یعنی وہ شدت عذاب اور ہولناک مصائب میں گرفتار کیے جائیں گے ف۱۳ وقت موت ف۱۴ جو اس کے قریب ہوں گے ف۱۵ تا کہ اس کو شفا حاصل ہو ف۱۶ یعنی مرنے والا ف۱۷ کہ اہل مکہ اور دنیا سب سے جدائی ہوتی ہے ف۱۸ یعنی موت کی کرب و سختی سے پاؤں باہم لپٹ جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹے جائیں گے یا یہ معنی ہیں کہ شدت پر شدت ہوگی ایک دنیا کی جدائی کی سختی اس کے ساتھ موت کی کرب یا ایک موت کی سختی اور اسکے ساتھ آخرت کی سختیاں ف۱۹ یعنی بندوں کا رجوع اسی کی طرف ہے وہی انہیں فیصلہ فرمائیگا ف۲۰ یعنی انساں نے مراد اس سے ابوجہل ہے ف۲۱ رسالت اور قرآن کو ف۲۲ ایمان لانے سے ف۲۳ متکبرانہ شان سے اب اس سے خطاب فرمایا جاتا ہے ف۲۴ جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بطحا میں ابوجہل کے کپڑے پکڑ کر اس سے فرمایا أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ ثُمَّ أَوْلَىٰ لَكَ فَأَوْلَىٰ یعنی تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی تو ابوجہل نے کہا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان میں سب سے زیادہ قوی زور آور صاحب شوکت و قوت ہوں مگر قرآنی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ضرور پورا ہونے والا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگ بدر میں ابوجہل ذلت و خواری کے ساتھ بری طرح مارا گیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابوجہل ہے اس آیت میں اسکی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا گیا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھنے کے وقت گرفتار مصائب ہونا چوتھی خرابی عذاب جہنم ف۲۵ کہ نہ اس پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں نہ وہ مرنے کے بعد اٹھایا جائے نہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے نہ اُسے آخرت میں جزا دیجائے ایسا نہیں ف۲۶ رحم میں تو جو ایسے گندے پانی سے پیدا کیا گیا اس کا تکبر کرنا اترانا اور پیدا کرنے والے کی نافرمانی کرنا نہایت بے جا ہے ف۲۷ انسان بنایا ف۲۸ اس کے اعضا کو کامل کیا اس میں روح ڈالی ف۲۹ یعنی منی سے یا انسان سے ف۳۰ دو صنفیں پیدا کیں۔

منزل ۷

١ ع ٣٠ ١٧

٢ ع ١٠ ١٨